REGD. No: L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ — ۳ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

خطبہ نمبر ۲۲ فی پرچہ ایک آنہ ستائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ — ۱۶ ظہور ۱۳۴۰ ہش — ۱۶ اگست ۱۹۶۱ء — نمبر ۱۸۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

نخلہ ۱۴ اگست بوقت سوا گیارہ بجے دن

کل حضور کو ضعف کی ہلکی تکلیف رہی۔ رات کچھ کھانسی اٹھتی رہی

اِس وقت عام طبیعت اچھی ہے۔ مگر کھانسی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ میں یومِ استقلالِ پاکستان کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی

استحکامِ پاکستان کیلئے خصوصی دعائیں۔ متعدد نمائشی میچ۔ بازاروں اور عمارتوں پر چراغاں

ربوہ ۱۵ اگست۔ کل مورخہ ۱۴ اگست کو یہاں "یوم استقلالِ پاکستان" کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی۔ اس قومی تقریب کی خوشی میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید کے دفاتر اور جملہ تعلیمی ادارہ جات میں عام تعطیل رہی۔ تقریبات کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں سے ہوا۔ پروگرام کے مطابق نمازِ فجر کے بعد ربوہ کی تمام مساجد میں پاکستان کے استحکام روزافزوں ترقی اور خوشحالی کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ دن طلوع ہونے پر خاص خاص عمارتوں پر قومی پرچم لہرائے گئے۔ بہت سے لوگوں نے خوشی کے اظہار کے طور پر اپنے مکانوں پر بھی قومی پرچم لہرائے۔ اس موقعہ پر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور گورنر مغربی پاکستان جناب ملک امیر محمد خان کی خدمت میں مبارکباد کے برقی پیغام ارسال کئے گئے نیز ہسپتال میں زیر علاج مریضوں کے لئے خاص کھانے کا اہتمام کیا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے اس قومی تقریب کو شایانِ شان طریق پر منانے کے لئے متعدد کھیلوں اور نمائشی میچوں کا پروگرام بنایا تھا چنانچہ باسکٹ بال والی بال۔ اور کبڈی کے نہایت شاندار میچ کھیلے گئے۔ کبڈی کا میچ جو ربوہ اور احمد نگر کے درمیان ہوا بہت معرکہ کا میچ تھا اہلِ ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں جمع ہو کر یہ میچ دیکھا اس میں ربوہ کی ٹیم ۳۲ کے مقابلہ میں ۳۵ پوائنٹ سکور کر کے کامیاب رہی۔ کھیلوں اور نمائشی میچوں کے اختتام پر مکرم ثناء الرحمٰن صاحب ایم۔اے صدر ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ بعد ازاں کھلاڑیوں کی سرد مشروبات سے تواضع کی گئی۔ رات کے وقت ربوہ کے بازاروں اور اہم عمارتوں پر بجلی کے قمقموں سے چراغاں کا اہتمام کیا گیا۔

لائبیریا مشن کا ڈاک کا پتہ

جماعت احمدیہ کے لائبیریا مشن کے پتہ میں کچھ تبدیلی ہوئی ہے۔ نیا پتہ درج ذیل ہے:

Ahmadiyya Mission
P.O. BOX 618
MONROVIA
(Liberia W. Africa)

احباب آئندہ مندرجہ بالا پتہ پر خط و کتابت کریں۔

درخواستِ دعا

مکرم شیخ محمد یوسف صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ شہر و ضلع لائل پور کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور اب علاج کی غرض سے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب موصوف کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور خدمتِ اسلام اور خدمتِ سلسلہ کی بیش از بیش خدمات سے نوازے آمین۔

مبلغ اسپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کی علالت

مبلغ اسپین مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ ان کی بیماری غیر معمولی طور پر لمبی ہو گئی ہے۔ اور کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اسی حال میں انہیں تبلیغ کا کام بھی کرنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے بیماری ابھر عود کر آتی ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ معدے کی بیماری کے ساتھ ساتھ نمونیہ کا اثر پھیپھڑوں پر ابھی تک ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مجاہد بھائی کو شفائے کامل عطا فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق بخشے آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

انگلستان سے امریکہ روانہ ہو گئے

لندن ۱۲ اگست (بذریعہ تار) مکرم چوہدری رحمت خان صاحب امام مسجد لندن اطلاع دیتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۶۱ء کو بحری جہاز "ایس ایس یونائیٹڈ سٹیٹس" کے ذریعہ انگلستان سے امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ نے اپنے قیام انگلستان کے دوران ایک نئے تبلیغی مشن کے قیام کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے ایڈنبرا کا بھی دورہ کیا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ محترم صاحبزادہ صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت امریکہ پہنچیں اور صحت و سلامتی اور خیر و عافیت کے ساتھ کامیاب و بامراد واپس تشریف لائیں۔ آمین

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

نئے سلیبس کے مطابق گیارھویں۔ بارھویں میڈیکل انجینئرنگ ہیومینیٹیز گروپس اور بی۔اے بی ایس سی فرسٹ اور سیکنڈ ایئر میں داخلے ۱۹ اگست ۱۹۶۱ء سے شروع کئے جائیں گے۔ مراعات فیس مطابق لیاقت اور تعلیمی قابلیت کالج کا ماحول پاکیزہ سائنس کا سامان بہترین اور سٹاف لائق و ہمدرد ہے۔ داخلہ کے وقت اپنے گارڈین کا ساتھ ہونا ضروری ہے کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ ہمراہ لاویں۔ پراسپیکٹس دفتر سے مل سکتا ہے۔

(پرنسپل)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

اسلام نے شہریت کے جو اصول مقرر کئے ہیں ان کی پابندی کو اپنا شعار بناؤ

کوشش کرو کہ تمہارا وجود دوسروں کیلئے فائدہ اور آرام کا موجب ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ نومبر سنہ ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ ہے جسے شعبہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے

انسان کو مدنی الطبع پیدا کیا ہے

اور انسانیت کی بنیاد مدنیت پر رکھی گئی ہے۔ انسان خواہ گاؤں میں رہے۔ قصبات میں رہے یا بڑے بڑے شہروں میں رہے۔ وہ اکٹھا رہے گا اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرکے رہے گا۔ اس کی ترقی کا انحصار ہمیشہ مدنیت پر ہے۔ قرآن کریم میں انسان اول کے متعلق فرمایا گیا ہے۔ کہ وہ جس جگہ رہے گا وہاں کی یہ خصوصیت ہوگی۔ کہ نہ وہ بھوکا رہے گا اور نہ ننگا رہے گا۔ اس کے عام معنی یہی ہو سکتے ہیں کہ وہاں اسے کپڑا روٹی ملتی رہے گی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ انسان بھوکا بھی رہتا ہے اور ننگا بھی رہتا ہے۔ دنیا میں ہم ہزاروں ہزار واقعات فاقہ کشی کے دیکھتے ہیں۔ ہزاروں انسان ہمیں ننگے نظر آتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ نے یہ کیوں فرمایا کہ انسان جہاں رہے گا وہاں کی یہ خصوصیت ہوگی۔ کہ نہ وہ بھوکا رہے گا۔ اور نہ ننگا رہے گا۔ دراصل اس کے یہ معنی نہیں کہ جہاں کہیں انسان رہے گا وہاں اس کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے روٹی اور کپڑا نازل ہوا کرے گا بلکہ

اس کے یہ معنے ہیں

کہ وہاں اس کے لئے کپڑا اور روٹی کے سامان مہیا ہوں گے۔ اور کپڑا اور روٹی کے سامان مدنیت کی صورت میں ہی مل سکتے ہیں۔ کوئی شخص گندم بو رہا ہوتا ہے۔ کوئی باجرا بو رہا ہوتا ہے۔ کوئی جَو بو رہا ہوتا ہے۔ کوئی مکئی بو رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح کوئی گوشت بیچ رہا ہوتا ہے اور کوئی سبزی بیچ رہا ہوتا ہے۔ اور یہ چیز جنگل میں نہیں ہو سکتی۔ جنگل میں انسان بھوکا رہنے کا ہے۔ کیونکہ انسان کے لئے پکے ہوئے کھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ جنگل میں نہیں ہو سکتا۔ جنگل میں جانور رہتا ہے اور وہ پتے کھاتا ہے۔ لیکن

انسان کی غذا

پتے نہیں۔ جانور جنگل میں درختوں کی جڑیں اور چھلکے کھا کر گزارہ کرتا ہے۔ لیکن انسان کی غذا جڑیں اور چھلکے نہیں۔ انسان کی غذا گندم جو باجرا اور مکئی وغیرہ ہے۔ اور یہ چیزیں تبھی مہیا ہو سکتی ہیں جب وہ شہر میں رہتا ہو۔ شہر میں کوئی شخص گندم لا رہا ہوتا ہے۔ کوئی باجرا لا رہا ہوتا ہے۔ کوئی جَو اور مکئی لا رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ جَو کھانے والے کو جَو مل جاتے ہیں۔ گندم کھانے والے کو گندم مل جاتی ہے اور باجرا کھانے والے کو باجرا مل جاتا ہے۔ غرض شہر میں ہر شخص کی ضرورت کے مطابق سامان مہیا ہوتے ہیں۔ پھر گوشت ہے

انسانی فطرت

جس طرح گوشت کو چاہتی ہے اور گوشت کی جن اقسام کو چاہتی ہے۔ اس کے لئے بھی ساتھیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جہاں جہاں بھی انسان رہا ہے اور وہاں تمدن رہا ہے۔ وہ پکا کر کھانے کا عادی رہا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں کچا گوشت کھانے والے بھی ملتے ہیں۔ لیکن جہاں پکا کر کھانے والے چلے گئے ہیں۔ وہاں کچا گوشت کھانے والے بھی پکا کر کھانے لگ گئے ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ کچا کھانے والے کہیں گئے ہوں تو وہاں پکا کر کھانے والے بھی کچا گوشت کھانے لگ گئے ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پکا کر کھانا فطرتی چیز ہے۔ اور جو چیز طبیعت کے اندر داخل ہوتی ہے۔ وہی غالب ہوتی ہے۔ اگر کچا کھانا اصل فطرتی چیز ہوتا تو چاہیئے تھا۔ کہ جہاں حبشی یا کسی اور غیر متمدن قوم کا کوئی فرد آ جاتا وہاں سارے لوگ ہنڈیا پکانا چھوڑ دیتے اور کچا گوشت کھانے لگ جاتے۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ ہاں یہ ضرور ہوتا ہے کہ جہاں پکا کر کھانے والے چلے جاتے ہیں۔ وہاں کچا کھانے والے بھی پکا کر کھانے لگ جاتے ہیں۔ امریکہ آسٹریلیا کے پرانے لوگ کچے کھانے کھاتے تھے۔ لیکن جب پکا کر کھانے والے وہاں گئے۔ تو اب وہی لوگ زردہ، پلاؤ۔ ٹوسٹ اور ڈبل روٹی کھانے لگ گئے ہیں۔

یہ نظارہ کہیں نہیں دیکھا گیا

کہ ٹوسٹ اور ڈبل روٹی کھانے والوں نے کیڑے مکوڑے اور کچا گوشت کھانا شروع کر دیا ہو۔ گویا فطرت نے یہی محسوس کیا ہے۔ کہ پکا کر کھانا ترقی یافتہ چیز ہے۔

اسی طرح ننگا رہنا ہے لا تعریٰ کے معنی نہیں کہ انسان کے لئے سلے سلائے لباس آسمان سے اترا کریں گے۔ اور اس کے یہ معنے نہیں کہ وہاں تن ڈھانکنے کے سامان مہیا ہوں گے۔ جب انسان اکیلا رہتا ہو تو وہ ننگا رہتا ہے۔ لیکن جب وہ مل کر رہتا ہے۔ تو وہ ننگا نہیں رہتا ایک متمدن سے متمدن آدمی جب اکیلا نہاتا ہے۔ تو وہ ننگا نہا لیتا ہے لیکن

ایک ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی

بھی جب باہر آئے گا۔ تو کپڑے پہنے گا۔ سوائے حبشیوں اور ان لوگوں کے جن کی تہذیب نے ابھی ترقی نہیں کی۔ پس لا تعریٰ کے معنے یہ ہیں کہ تم مل کر رہو گے۔ اور لباس پہنکر رہو گے کیونکہ انسانی فطرت میں یہ رکھ دیا گیا ہے کہ جب وہ کسی کے سامنے آئے تو تن ڈھانک کر آئے۔ اسی لئے ننگا رہنا بری چیز ہے۔ غرض جہاں جہاں انسانی فطرت اپنے آپ کو نمایاں کرتی چلی جاتی ہے وہاں مدنیت ترقی کرتی چلی جاتی ہے درحقیقت انسان پیدا ہی مدنی الطبع ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ منڈیوں میں جاتا ہے۔ غذائیں مہیا کرتا ہے۔ اپنی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ اور

لباس کو ضروری قرار دیتا ہے

جنگل میں رہنے والا انسان ننگا بھی رہتا ہے۔ اور بھوکا بھی۔ لیکن جب وہ شہر میں آتا ہے۔ تو وہ کھانا کھاتا ہے۔ کپڑے پہنتا ہے۔ افریقہ میں ابھی بے شک بعض ایسی قومیں رہتی ہیں ابھی نئی تہذیب سے ان کا واسطہ نہیں پڑا تھا۔ وہاں جو لوگ جاتے تھے وہ بتاتے تھے۔ کہ یہ لوگ ننگے جنگلوں میں رہتے ہیں۔ اور شہروں میں بہت کم آتے ہیں۔ اور اگر آئیں تو شہروں میں انہیں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ اس لئے جب کبھی وہ

شہر کی طرف

آتے ہیں۔ ایک تہ بند کندھے پر ڈال لیتے ہیں۔ اور جب وہ شہر کے قریب پہونچتے ہیں۔ تو تہ بند پہن لیتے ہیں۔ لیکن جب واپس جاتے ہیں تو شہر سے باہر نکلتے ہی تہ بند اتار دیتے ہیں۔ اور بھاگ جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں یہ غیر فطرتی چیز پائی جاتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے ابھی

صحیح طور پر

ترقی نہیں کی۔ ورنہ حقیقت یہی ہے کہ جب انسان دوسروں کے سامنے آتا ہے۔ تو اپنا ننگ ڈھانکتا ہے۔ یہی چیز لا تعریٰ میں بیان کی گئی ہے کہ تم اکٹھے رہو گے اور جب ایک دوسرے کے سامنے آؤ گے تو تمہیں احساس ہوگا۔ کہ ہم ننگے نہ رہیں۔ انسان کی

کہ ہم ننگے نہ رہیں انسان کی

زندگی کا بنیادی اصول یہی ہے

اور اسلام کی تاریخ اس کے گرد چکر لگاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی مجلس میں آؤ تو بدبو دار چیز کھا کر نہ آؤ مدنیت کے لئے یہ چیز ضروری ہے۔ ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ تمہیں کیا حق ہے کہ تم مجھے پیاز اور لہسن کھانے سے منع کرو۔ مجھے پیاز اور لہسن پسند ہیں۔ میں ضرور کھاؤں گا۔ اور تم مجھے منع نہیں کر سکتے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام اس کے اس حق کو تسلیم کرتا ہے کہ جو چیز اس کے لئے جائز قرار دی گئی ہے وہ اسے کھائے۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ جب تم مجلس میں آتے ہو تو تمہارے حقوق محدود ہو جاتے ہیں۔ وہاں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ تمہارا کیا حق ہے۔ اور تمہیں کیا چیز پسند ہے۔ بلکہ وہاں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ دوسرے لوگوں کو کیا چیز پسند ہے۔ اگر تم بھی چیز کھا کر آجاتے ہو جس سے پاس بیٹھنے والوں کو تکلیف محسوس ہوتی ہو۔ تو تم اسلام کی تعلیم کے خلاف جاتے ہو۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ جب تم مجلس میں آؤ تو بدبودار چیز کھا کر نہ آؤ۔ اور نہ سر پر کوئی ایسی چیز لگاؤ جو بدبودار ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو نہایت لطیف پیرایہ میں سمجھایا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مومن کیا ہوتا ہے وہ فرشتہ ہوتا ہے فرمایا جب تم کوئی بدبودار چیز کھا کر آتے ہو تو فرشتے تکلیف اٹھاتے ہیں۔ یعنی پاس بیٹھنے والے مومنوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے گویا مومنوں کو آپ نے فرشتے قرار دیا ہے۔ پھر فرشتہ کہہ کر اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ جس طرح فرشتہ خیر پہنچاتا ہے شر نہیں پہنچاتا اسی طرح

مومن بھی صرف خیر پہنچانے والا ہوتا ہے

شر پہنچانے والا نہیں ہوتا۔ گویا اس طرح بتایا کہ جب تم پیاز اور لہسن کھا کر آتے ہو تو تمہاری مثال شیطان کی سی ہوتی ہے جو دوسرے کی ایذا دہی میں خوش ہوتا ہے۔ اور جو شخص لہسن اور پیاز یا کوئی اور بدبودار چیز کھا کر مجلس میں نہیں آتا وہ فرشتہ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اگرچہ اس کا یہ حق تھا کہ وہ لہسن اور پیاز کھائے اور خدا تعالیٰ نے یہ دونوں چیزیں اس کے لئے جائز قرار دی تھیں لیکن وہ انہیں نہیں کھاتا۔ اس لئے کہ اس کے پاس بیٹھنے والوں کو تکلیف نہ ہو گویا جو لوگ پیاز اور لہسن کھا کر مجلس میں آجاتے ہیں۔ وہ شیطان ہیں اور جو لوگ پیاز اور لہسن کھا کر مجالس میں نہیں آتے وہ فرشتے ہیں۔ جب تک ہم ان اصولوں پر عمل نہیں کرتے جو تمدن کے لئے ضروری ہیں اس وقت تک ہم یہ امید نہیں کر سکتے کہ ہم اسلام کی روشنی اور اس کی ترقی سے کوئی فائدہ اٹھائیں گے۔

میں دیکھتا ہوں

کہ ہماری جماعت چند مسائل پر چکر کھا رہی ہے وہ وفات مسیح وغیرہ پر زور دیتی ہے لیکن اسلام کے بنیادی اصولوں کی طرف اس کی توجہ نہیں۔ مثلاً یہی چیز لے لو کہ کسی دوسرے شخص کو تمہارے ہاتھوں تکلیف نہ ہو۔ اگرچہ میرے ذہن میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ بعض افراد نے اس تعلیم پر عمل کیا ہے لیکن یہ چیز قومی کیریکٹر کے طور پر جماعت میں نہیں ملتی۔ گاڑی میں لوگ بیٹھتے ہیں تو وہ نئے آنیوالوں کو جگہ نہیں دیتے۔ اگر کسی نے ڈبہ ریزرو کرایا ہوا ہو۔ مثلاً اس کے ساتھ عورتیں ہیں اور وہ نہیں چاہتا کہ کوئی غیر مرد اس ڈبہ میں داخل ہو اور وہ ڈبہ ریزرو کرا لیتا ہے تو دوسروں کا حق نہیں کہ وہ اس ڈبہ میں داخل ہوں لیکن دوسرے ڈبوں میں بھی یہ حالت ہوتی ہے کہ اگر کسی ڈبہ میں دو افراد بیٹھے ہیں۔ تو ان کی انتہائی کوشش یہی ہوگی کہ وہ دو ہی رہیں اور اس کے لئے وہ عجیب عجیب حرکات کریں گے۔ دروازوں کے آگے سامان رکھ دیں گے۔ کوئی اسٹیشن آئے گا۔ تو کھڑکیاں بند کر لیں گے اور چادر تان کر لیٹ جائیں گے۔ حالانکہ تمدن کے معنے ہی یہ تھے کہ ہر شخص دوسرے کا خیال رکھے اور

مومنانہ شان بھی یہی ہے

کہ جہاں خدا تعالیٰ نے ایسے حق دیا ہے مثلاً کوئی سرکاری افسر ہے اس کے لئے علیحدہ ڈبہ ہے یا کسی نے کسی خاص مقصد کے لئے کوئی ڈبہ ریزرو کرایا ہو تو کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس میں داخل ہو لیکن جب وہ ایک عام ڈبہ میں بیٹھتا ہے تو اس پر فرض ہے کہ وہ بعد میں آنے والوں کو جگہ دے۔ وہ خود تکلیف برداشت کرے۔ لیکن دوسروں کو تکلیف نہ دے۔ مجھے صرف ایک مثال یاد ہے کہ پہلے بیٹھے ہوئے نے نئے آنے والے کو جگہ دے دی۔ اور وہ بھی نہایت تلخ مثال ہے اور دوبارہ خواہش نہیں ہوتی کہ ایسا ہو

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں

ایک دفعہ میں امرتسر سے گاڑی پر سوار ہوا دیوالی کا موسم تھا۔ گاڑی میں رش زیادہ تھا مجھے جگہ نہ ملی۔ اور میں کھڑا ہو گیا۔ ایک شخص نے مجھے زور سے کہا۔ آیئے تشریف لایئے اور دوسرے لوگوں کو کہا کہ یہ شریف آدمی ہیں ان کے لئے جگہ چھوڑ دو۔ پھر ایک شخص سے کہنے لگا۔ الھو بیاں سے تم ان کے لئے جگہ کیوں نہیں چھوڑتے۔ اس کے رویہ سے مجھے یوں محسوس ہوا کہ وہ شخص مجھے پہچانتا ہے۔ چنانچہ لوگ سمٹ گئے۔ اور تھوڑی سی جگہ نکل آئی جہاں میں بیٹھ گیا۔ وہ پھر کہنے لگا میں آپ کی کیا خدمت کروں۔ بوتل منگواؤں۔ چائے منگواؤں۔ میں نے کہا نہیں نہیں۔ مجھے اس وقت کوئی ضرورت نہیں لیکن وہ تھا کہ برابر دہرائے جا رہا تھا کہ میں آپ کی کیا خدمت کروں۔ بوتل منگواؤں چائے منگواؤں۔ وہ ابھی اس قسم کی باتیں کر رہا تھا کہ ایک اور شخص ڈبہ میں داخل ہوا۔ اسکے آتے ہی وہ کہنے لگا۔ آیئے تشریف لایئے۔ اس کیلئے جگہ چھوڑ دو۔ اور میری طرف سے اس نے منہ پھیر لیا۔

بھیڑ بہت زیادہ تھی

اور لوگ سمٹ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آخر وہ جگہ کہاں سے نکالتے جب کوئی جگہ نہ نکلی تو اس نے ایک شخص سے کہا۔ بڑے بے شرم ہو۔ ایک شریف آدمی کھڑا ہے اور تم اسے جگہ نہیں دیتے اس پر وہ گھبرا کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے کہا۔ یہ عجیب آدمی ہے کہ خود آرام سے بیٹھا ہے اور دوسروں سے کہہ رہا ہے کہ انہیں جگہ دو۔ بعد میں پتہ لگا کہ وہ اس وقت شراب پئے ہوئے تھا غرض یہ ایک ہی واقعہ مجھے یاد ہے کہ جب ریل میں بیٹھے ہوئے کسی نے بعد میں آنے والے سے کہا ہو کہ آؤ اور یہاں بیٹھ جاؤ اور یہ واقعہ بھی ایک شرابی کا ہے۔ وہ عقلمند نہیں تھا حالانکہ چاہیئے تھا کہ عقلمند لوگ اس طرح کرتے یورپ میں ہم ایک دفعہ

انڈر گراؤنڈ ریلوے

میں سفر کر رہے تھے کہ ایک عورت آئی۔ گاڑی میں رش زیادہ تھا۔ میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ اسے گاڑی میں بٹھا لو۔ چنانچہ انہوں نے اس عورت کو گاڑی میں بٹھا لیا اور وہ ممنون بھی ہوئی مگر ایک شخص نے پاس سے کہا۔ آپ نے اسے جگہ کیوں دی ہے پہلے جب عورتیں آتی تھیں تو ہم جگہ چھوڑ دیتے تھے۔ لیکن اب یہ کہتی ہیں کہ عورت اور مرد برابر ہیں۔ اس لئے اب ہم انہیں جگہ نہیں دیتے ہم کہتے ہیں جس طرح ہم کھڑے رہتے ہیں اسی طرح تم کھڑی رہو۔ میں نے کہا۔ یہ آپ کے آپس کے جھگڑے ہیں۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ ہم تو مسافر ہیں۔ لیکن اب بھی شرفاء میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ جب کوئی بعد میں سوار ہو تو وہ خود تکلیف برداشت کر لیتے ہیں اور دوسرے کو جگہ دے دیتے ہیں لیکن ہمارے ملک میں کوشش کی جاتی ہے کہ جتنا دھکا کوئی شخص دے سکے دے۔ ہمارے ایک احمدی بزرگ تھے۔ وہ نیک آدمی تھے لیکن پرانی عادات آہستہ آہستہ جاتی ہیں وہ بڑے فخر سے اپنا ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میں ریل میں سوار ہوا۔ غریب آدمی تھا۔ پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھا اور کندھے پر ایک پھٹی پرانی چادر تھی۔ میں کمرے میں گھسا لیکن کسی شخص نے مجھے جگہ نہ دی میرے پاس بعض ہندو بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں کہا۔ ذرا کپڑے بچا کر رکھنا۔ بھرشٹ نہ ہو جائیں وہ جھٹ پرے ہو گئے۔ اور اس طرح

تھوڑی سی جگہ نکل آئی

جہاں میں بیٹھ گیا۔ جب میں وہاں بیٹھا تو ساتھ والا ہندو اٹھ بیٹھا۔ میں نے ذرا اور پاؤں پھیلائے تو تیسرا ہندو بھی اٹھ بیٹھا۔ اسی طرح جب میں نے اور ٹانگیں پھیلائیں تو دوسرے ہندو بھی اٹھ بیٹھے اور سیٹ خالی ہو گئی۔ اور میں آرام سے لیٹ گیا۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے ایک شخص نے کہا۔ توسی کون ہوندے او۔ میں نے کہا۔ اسی کمیں ہوندے آں۔ اس نے سمجھا میں چوڑھا ہوں اور بھرشٹ ہونے کے ڈر سے اس نے میرے لئے جگہ چھوڑ دی حالانکہ میں نے سید القوم خادمہم کے مطابق کیا تھا کہ ہمارا کام خدمت کرنا ہے۔ آگے کوئی جو چاہے اس کے معنے کرے۔ ہم بہرحال خادم ہی ہیں۔ غرض ہمارے ملک میں یہ فخر سمجھا جاتا ہے کہ ایک دوسرے کو زک پہنچائی جائے حالانکہ مدنیت اس کی اجازت نہیں دیتی جب لوگ ٹکٹ لے رہے ہوتے ہیں تو ہر ایک دوسرے کو کندھا مار رہا ہوتا ہے اور اس کی کوشش ہوتی ہے کہ دوسرے کی جگہ لے لے۔ میں نے یورپ میں دیکھا ہے کہ ایسی جگہ پر بھی جہاں اطمینان کا سوال پیدا نہیں ہوتا یعنی شراب خانوں میں بھی یہ نظارہ دیکھنے میں آتا ہے کہ

لوگ قطار میں کھڑے ہوتے ہیں

اور باری باری آتے ہیں اور شراب پیتے ہیں۔ ان میں عورتیں بھی ہوتی ہیں اور مرد بھی ہوتے ہیں لیکن ہر ایک اپنی باری کے انتظار میں کھڑا رہتا ہے بعض دفعہ سو سو کی قطاریں ہوتی ہیں بعض دفعہ جب قطار اتنی لمبی ہو جاتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں اس سے رستہ کو نقصان پہنچے گا تو وہ دوسری قطار بنا لیتے ہیں پھر تیسری قطار بنا لیتے ہیں لیکن یہ نہیں ہوگا کہ دوسری یا تیسری قطار میں سے کوئی آدمی شراب لے لے۔ پہلی قطار شراب لے لے گی تو دوسری قطار کا پہلا آدمی آگے بڑھے گا۔ اسی طرح جب تک دوسری قطار ساری کی ساری شراب نہ لے لے گی۔ تیسری قطار کا پہلا آدمی آگے نہیں بڑھے گا۔ یہ ان کا تمدن ہے بے شک وہ عیسائی ہیں لیکن یہ چیزیں انہوں نے اسلام سے لی ہیں۔ دراصل "انسان مدنی الطبع ہے" کے معنے یہی ہیں کہ ہمیں ایک دوسرے کا لحاظ کرنا ہوگا۔ اگر ہم ایک دوسرے کا لحاظ نہیں کرتے تو ہم مدنیت کو قائم نہیں رکھ سکتے جو چیز کو مدنیت کے خلاف سمجھا جاتا ہے ہمارے ملک میں لوگ اس کا نام چالاکی رکھ لیتے ہیں۔ گویا انہیں دوسرے کا حق مارنے میں مزا آتا ہے۔ اسی طرح شہر کے رہائشی حصوں میں گند پھینکنا بھی مدنیت کے خلاف ہے گو اس میں بہت سا دخل اس بات کا بھی ہے کہ ہمارے ملک میں گندگی کا معیار بہت گرا ہوا ہے ہماری عورتوں میں

صفائی کا احساس

بہت کم پایا جاتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ بات نہیں تھی جہاں استنجا کے متعلق بھی سوال کیا جاتا تھا کہ حائضہ حیض کی جگہ کس طرح دھوئے۔ وہاں صفائی کا

معیار کتنا بلند ہوگا۔ لیکن یہاں میں نے دیکھا ہے کہ عورتیں آتی ہیں تو میرے سامنے ہی بچوں کو پاخانہ کرانے کے لئے بٹھا دیتی ہیں پھر اس کو ہاتھ سے صاف کرتی ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ صفائی کا معیار اس حد تک کیوں گر گیا ہے۔ پھر ناک پونچھنا ہے بالعموم ہمارے ہاں کپڑے کے ساتھ ناک پونچھ لیا جاتا ہے۔ غرض گندگی کا احساس بہت کم ہے۔ اور جب گندگی کا احساس اتنا کم ہو کہ پاخانہ ہاتھ سے صاف کر دیا۔ اور پھر گلی میں پھینک دیا۔ اور اگر ہاتھ گیلا ہوا تو پاجامے سے پونچھ لیا تو یہ بات کیسے دو بھر معلوم ہوگی کہ گندگی کو گلی میں پھینک دیا جائے۔ ان کے نزدیک یہ بہر حال زیادہ صفائی کی چیز ہے اور عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ گھر سے گند اٹھایا اور گلی میں پھینک دیا۔ گویا جو چیز سب سے زیادہ صاف ہونی چاہیئے تھی اس کو زیادہ گندا رکھا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ جو زہر تین افراد کو نقصان پہنچاتی ہے وہ اس زہر سے بہت زیادہ خطرناک ہے جو ایک شخص کو نقصان پہنچاتی ہے اور جو زہر پچاس خاندانوں کو نقصان پہنچاتی ہے وہ اس زہر سے زیادہ خطرناک ہے جو ایک خاندان کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اب

اسلامی تعلیم تو موجود ہے

کہ گلیوں میں گند نہیں پھینکنا چاہیئے۔ لیکن ہمارے ملک میں اس کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اسی طرح اسلام کے اور احکام بھی ہیں جو آجکل پس پشت ڈال دیئے گئے ہیں۔ مثلاً دکاندار ہے وہ سڑی ہوئی چیزیں بیچتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتا کہ یہ چیز جس گھر جائے گی وہاں بیماری پھیل جائے گی۔ یہ بددیانتی ملک سے اور شہر سے دشمنی ہے۔ جو شخص اس قسم کی حرکت کرتا ہے اسے یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ شہر میں رہے۔ پھر ایسی چیزوں کو پھیلانے والو نہیں بیسیوں ایسی مثالیں ملیں گی۔

مجھے اس مضمون پر خطبہ جمعہ پڑھنے کی تحریک اس وجہ سے ہوئی ہے کہ مجھے بدبو سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ پرسوں شام بدبو کی وجہ سے مجھے سخت تکلیف ہوئی اور معلوم ہوا کہ کہیں پتھر کے کوئلے جل رہے ہیں۔ پاکستان کے کوئلے میں گندھک زیادہ ہوتی ہے۔ اسی سے

تجربات کئے جا رہے ہیں

کہ کوئلے سے گندھک کیسے دور کی جائے۔ وہ کوئلے شاید لائن سے پار جل رہے تھے لیکن ان کی بو سارے ربوہ میں پھیلی ہوئی تھی شاید جلانے والے کو یہ خیال ہو کہ کوئلہ جلانا ہے اسے اوپلے میں سے چار آنے کی بچت ہے۔ لیکن اس میں شہرت کا سوال نہیں اس نے یہ خیال کیا کہ مجھے روپیہ میں سے چار آنے بچ جائیں گے لیکن یہ خیال نہ کیا کہ اس کے اس فعل کے نتیجہ میں لوگ بیمار ہوں گے اور ان پر سینکڑوں روپے خرچ ہوں گے۔ مومن کو ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اس سے دوسرے لوگوں کو کوئی ضرر نہ پہنچے۔ یورپ میں اگرچہ ناچ اور گانے کا رواج ہے لیکن ایسے قانون بھی موجود ہیں کہ کسی خاص وقت کے بعد شور و غل قطعاً نہ ہو۔ میں نے ابھی جرمنی کی ایک کتاب پڑھی ہے جس میں لکھا ہے کہ جرمن میں بارہ بجے کے بعد قطعی طور پر شور بند ہو جاتا ہے۔ یہ مدنیت ہے انسان کو بہرحال آرام کرنے کا موقع ملنا چاہیئے اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب ارد گرد شور نہ ہو۔ بہرحال جب ہمیں اکٹھا رہنا ہے تو ہمیں ایک دوسرے کا لحاظ کرنا ہوگا۔ جو شخص دوسرے کا لحاظ نہیں کرتا وہ جنگل میں چلا جائے شہر میں رہنے کا اسے حق نہیں جس شخص نے گلیوں میں گند پھینکنا ہے یا گندی چیزیں کھانا ہے یا کپڑوں سے ناک پونچھنا ہے وہ شہر سے باہر رہے۔ اسے شہر میں رہنے کا حق نہیں۔ کیونکہ یہ چیزیں مدنیت کے خلاف ہیں اور ہر انسان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ دوسروں کے لئے

اس کا وجود فائدہ کا موجب ہو

مجھے ایک دفعہ ایک انگریز ملا وہ مشہور آدمی تھا اور مجھے اس سے ملنے کا شوق تھا چنانچہ میں نے اسے کھانے پر بلایا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ میرا فرانسیسیوں کے متعلق کیا خیال ہے میں نے کہا جہاں تک میں نے اندازہ کیا ہے فرانسیسی زیادہ شائستہ اور مہذب ہوتا ہے لیکن انگریز خشک ہوتا ہے اور انٹروڈکشن کے بغیر کسی سے بات نہیں کرتا۔ لیکن ایک فرق ضرور ہے کہ اگر کسی کو اچانک تکلیف پہنچے اور کوئی انگریز اس کے پاس سے گذرے تو خواہ وہ اس کا واقف ہو یا نہ وہ اس کی مدد کرے گا۔ لیکن فرانسیسی اسے جانتا بھی ہوگا تو آگے گذر جائے گا۔ وہ ہنس پڑا اس کی سوال کرنے سے کچھ اور غرض تھی۔ لیکن تاہم وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا میری ماں فرانسیسی تھی۔ یہ مدنیت کی کمی اور زیادتی کی وجہ سے فرق ہے۔

میرا اندازہ یہی ہے

کہ انگریز ہر واقف اور ناواقف کی جب وہ مصیبت زدہ ہو مدد کرے گا لیکن فرانسیسی واقف بھی ہوگا تو پاس سے گزر جائے گا۔ میں جب شام گیا تو دیکھا کہ لوگ انگریزوں کی تعریف کرتے ہیں اور فرانسیسیوں کی تعریف نہیں کرتے۔ جب میں نے ان سے انگریزوں کی تعریف سنی تو میں نے کہا تم پسند کرتے ہو کہ انگریز یہاں آجائیں۔ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا کیوں ابھی تو تم انگریزوں کی تعریف کر رہے تھے اس پر انہوں نے کہا

فرانسیسی ہمیں تھپڑ

بھی مارتا ہے تو اس طرح جیسے بھائی بھائی کو مارتا ہے۔ لیکن انگریز ہم سے نیک سلوک بھی کرتا ہے تو اس طرح جیسے کتے سے سلوک کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہم فرانسیسیوں کو ہی پسند کرتے ہیں۔ انگریزوں کو نہیں انگریز مہربان تو ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے اندر یہ جذبہ ضرور ہوتا ہے کہ وہ اوروں سے بالا ہیں۔ لیکن فرانسیسی ظلم بھی کریں گے تو اس طرح جس طرح ایک بھائی بھائی پر کرتا ہے۔ بہرحال ہر ایک قوم کے الگ الگ اخلاق ہوتے ہیں اور ضروری نہیں کہ اسلام ان کا پابند ہو۔ فرانسیسیوں کے الگ اخلاق ہیں۔ امریکہ والوں کے الگ اخلاق ہیں۔ انگریزوں کے الگ اخلاق ہیں۔ ہم ان کے پابند نہیں۔ اسلام نے خود

تمدن کے بعض اصول

مقرر فرمائے ہیں۔ اور ہماری کوشش ہونی چاہیئے کہ ہم ان اصولوں کی پابندی اختیار کریں۔ احمدی جب اسٹیشن پر جائیں قطار میں کھڑے ہو کر ٹکٹ لیں۔ جب ریل میں بیٹھیں سمٹ کر بیٹھیں اور نئے آنے والوں کو جگہ دیں۔ جب ضرورت پڑے ہر احمدی میں یہ خصوصیت ہونی چاہیئے کہ وہ دوسرے کی مدد کے لئے تیار ہو جائے۔ اسی طرح شہروں میں صفائی کا خیال رکھا جائے اور کوئی کام ایسا نہ کیا جائے جس سے دوسروں کو تکلیف محسوس ہو۔ ربوہ کو ہی لے لو۔ ربوہ میں جہاں بھی گند ہو اسے دور کرو۔ یا اگر طاقت ہے تو دوسروں سے صفائی کرواؤ۔ لیکن یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ گند گھر سے نکال کر باہر گلی میں پھینک دیا جائے میں نے ربوہ میں چلتے پھرتے دیکھا ہے کہ ادھر ادھر پاخانہ بکھرا ہوا ہوگا جو جوتی سے لگ جاتا ہے یا اگر کسی نے مرغی کھائی ہے تو اس کی انتڑیاں باہر پھینک دی جاتی ہیں اور وہ جوتی کے ساتھ چپک جاتی ہیں اور دور تک ساتھ گھسٹتی جاتی ہیں۔ شہر میں رہتے ہوئے ہر اس فعل سے اجتناب کرنا چاہیئے جو دوسرے کے لئے ضرر رساں ہو۔ انسان جو چیز بھی استعمال کرے اس کے متعلق سوچ لے کہ اس سے دوسرے کو تکلیف تو نہیں ہوتی۔ مثلاً کوئلہ ہے۔ شہری آبادی میں پتھر کا کوئلہ جلانا نہایت مضر ہے اس سے نمونیا اور کھانسی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح گلے میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انڈسٹریل ایریا شہر کے ایک طرف رکھا جاتا ہے۔ یہ ایسی خصوصیات ہیں کہ اگر کسی میں پائی جائیں تو خواہ مخواہ لوگ سوال کریں گے کہ یہ کون لوگ ہیں۔ اگر تم ریل میں بیٹھے ہو اور نئے آنے والوں کو جگہ مہیا کرتے ہو خود تکلیف برداشت کر لیتے ہو اور دوسرے کو تکلیف میں نہیں رہنے دیتے تو لوگ پوچھیں گے تم کون ہو؟ اور جب تم کہو گے کہ میں احمدی ہوں۔ تو خواہ کسی کو احمدیوں سے واسطہ پڑا ہو یا نہیں ہر کوئی یہی کہے گا کہ میں نے پہلے بھی سنا ہے کہ

احمدی لوگ بااخلاق

ہوتے ہیں۔ اور ڈبہ کے لوگ بجائے مخالفت کرنے کے تمہاری تعریف کرنے لگ جائیں گے۔ اور راستہ میں یہی تعریف ہوتی چلی جائے گی لیکن اگر تم میں سے کوئی یہ اخلاق نہیں دکھاتا تو ایک مخالف کو موقعہ مل جائے گا اور وہ تمہیں دیکھ کر ڈبہ میں تمہارے متعلق جوش پھیلائے گا اور لوگ تمہارے مخالف ہو جائیں گے لیکن اگر تم اچھے اخلاق دکھاتے ہو تو کسی کو تمہارے خلاف بات کرنے کی جرأت نہیں ہوگی۔ کسی کو یہ طاقت نہیں ہوگی کہ وہ تمہارے خلاف بولے۔ ہر ہر کوئی سبحان اللہ کہے گا۔ جب رو چلتی ہے تو اسی طرح چلتی ہے۔ اگر بیماریوں کی باتیں شروع ہو جائیں تو دو دو گھنٹے بیماریوں کی باتیں ہی چل جاتی ہیں۔ گانے بجانے کے متعلق باتیں شروع ہو جائیں تو وہی باتیں دو دو گھنٹے تک چلتی جاتی ہیں۔

تم نے ایک رو چلانی ہے

اور اس کا یہی طریق ہے جو میں نے بتایا ہے اور تم ان باتوں کو مدنظر رکھ کر سفر کرو تو کئی میل تک احمدیت کا ہی تذکرہ چلا جائے گا۔ اور کسی کو جرأت نہیں ہوگی کہ وہ احمدیوں کے خلاف کوئی بات اپنے منہ سے نکالے۔ اگر وہ احمدیوں کے خلاف کچھ کہے گا تو سب لوگ کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے۔ کیا تو نے بھی کسی نئے آنے والوں کو جگہ دی ہے۔ کیا تو بھی کسی کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ پس آسانی میں ذریعہ رو چلانے کا یہی ہوتا ہے کہ اخلاق کا اچھا نمونہ دکھایا جائے۔ اور پھر ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو اسلامی مدنیت کا پابند بنائے۔ اور کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے دوسروں کو نقصان پہنچے۔ جہاں حقوق مشترک ہوں۔ وہاں کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیئے جس سے دوسروں کو ضرر پہنچے بلکہ ایسا ہی کام کرنا چاہیئے جس سے ارد گرد کے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہو اور اس سے انہیں راحت حاصل ہو۔

اعلیٰ کامیابی اور درخواست دعا

عزیزم مکرم مولوی محمد عثمان صاحب (ایم اے اسلامیات) نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے ۳۲۴ نمبر لیکر عربی ایم اے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید کامیابی دینی و دنیاوی لحاظ سے مبارک کرے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیش از پیش خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(محمد سعید دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے!

وصایا کی تکمیل کیلئے ضروری ہدایات

وصیت نہ صرف ایک مقدس عہد ہے جو ایک احمدی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم مندرجہ الوصیۃ کے ماتحت اسلام و احمدیت کی مالی خدمت کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور کرتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ہی یہ ایک قانونی دستاویز بھی ہے اس لئے ہر وصیت شرعی اور قانونی لحاظ سے مکمل ہونی چاہیئے۔ اگر اس میں شرعی پہلو سے کوئی نقص ہے تو یہ قابل قبول نہیں اور اگر قانونی طور پر کوئی سقم ہے تو سلسلہ کے لئے کسی مصرف کی نہیں۔ مگر باوجود متعدد بار اعلانات کے ذریعہ اس طرف توجہ دلانے کے پھر بھی کئی وصایا دفتر میں ایسی آجاتی ہیں جن میں کئی خامیاں اور کئی نقائص ہوتے ہیں جن کی اصلاح کروانے میں کئی کئی ہفتے بلکہ کئی کئی مہینے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ پس ایک مرتبہ پھر اس اعلان کے ذریعہ گذارش کی جاتی ہے کہ دوست وصیتیں لکھنے اور لکھوانے میں بڑی احتیاط کیا کریں اور رسالہ الوصیۃ مطبوعہ نظارت بہشتی مقبرہ جولائی ۱۹۶۰ء کے آخری صفحات میں جو تین مسودے شائع کئے گئے ہیں۔ ان کو وصیت لکھنے سے پہلے پڑھ لیا کریں اور جو مسودہ ان کے مناسب حال ہو اس کے مطابق وصیت لکھا کریں۔ یہ تینوں مسودے اخبار الفضل مجریہ ۲۱ جولائی ۱۹۶۰ء و ۱۲ اگست ۱۹۶۰ء و ۲ اپریل ۱۹۶۱ء میں بھی شائع کرائے گئے ہیں۔ وہاں بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل امور کو بھی مدنظر رکھا جائے

(۱) وصایا بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائیں۔ کوئی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام نہیں ہونی چاہیئے

(۲) وصیت کرنے کے وقت موصی یا موصیہ کی عمر کم از کم ۱۸ سال کی ہونی چاہیئے۔ ۱۸ سال سے کم عمر کی وصیت جائز نہیں

(۳) وصیت حتی الامکان صاف اور خوشخط لکھی جائے۔ عبارت مشکوک اور کٹی ہوئی نہ ہو۔ ساری تحریر میں ایک ہی سیاہی اور ایک ہی قلم استعمال ہو۔ بین السطور یا حاشیہ میں جو الفاظ یا عبارت زائد کی جائے یا جو الفاظ کاٹ کر درستی کی جائے۔ ایسی سب جگہوں پر موصی کے اپنے تصدیقی دستخط ہونے چاہئیں۔ یا اس کا انگوٹھا حاشیہ میں ثبت کیا جائے

(۴) ہر وصیت پر دو گواہوں کے دستخط لازمی ہیں۔

(۵) گواہ اپنے دستخط صاف کریں۔ جو پڑھے جا سکیں۔ اور اپنا ولدیت اور مکمل پتہ درج کریں تاکہ بوقت ضرورت اُن سے رابطہ پیدا کیا جا سکے۔

(۶) گواہ اگر جماعت کے عہدہ دار ہوں تو بہتر ہے ورنہ ثقہ اور معروف احمدی ہوں۔

(۷) ایسی وصایا جن میں جائیداد غیر منقولہ (اراضی یا مکان) پیش کی گئی ہو۔ اُن پر گواہوں کے علاوہ شرکاء اور ورثاء کے دستخط بھی ضرور کرانے جائیں

(۸) شادی شدہ مستورات کی وصایا پر جماعت کے دو عہدہ داروں کے علاوہ ان کے خاوند بھی دستخط کریں۔ اور غیر شادی شدہ اور بیوہ عورتوں کی وصیتوں پر اُن کے باپ یا بھائی یا کوئی اور قریبی رشتہ دار دستخط کریں۔

(۹) چندہ شرط اوّل حسب حیثیت مگر کم سے کم ایک روپیہ اور اجرت اعلان وصیت ساڑھے پانچ روپے ہر وصیت کے ساتھ فوراً ادا ہو جانے چاہئیں۔ جو دوست جیبعل تک یہ ابتدائی چندے ادا نہیں کرتے۔ اُن سے کیونکر توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنی وصیتوں کی باقی مالی پابندیوں سے باقاعدگی اور دوام کے ساتھ عہدہ برا ہوتے رہیں گے

(۱۰) وصیت میں پیشکردہ جائیداد کی تفصیل۔ محل وقوع اور اندازہ قیمت درج کیا جائے۔

(۱۱) تصدیقی فارم (جو وصیت فارم کے ساتھ شامل ہوتا ہے) پر موصی کی دینی اور اخلاقی حالت کے علاوہ مقامی جماعت کے دو عہدہ داروں کی یہ تصدیق بھی ہونی چاہیئے کہ وصیت میں پیشکردہ جائیداد بلا شک درست ہے۔ مستورات کی وصایا میں مقامی لجنہ اماء اللہ کی تصدیق بھی ضروری ہے

(۱۲) شادی شدہ مستورات کی جائیداد کی بنیادی چیز اُن کا مہر قرار دیا گیا ہے۔ اسلئے شادی شدہ عورتوں کی وصیتوں میں مہر کی رقم کا ذکر ضرور ہونا چاہیئے۔ خواہ وہ خاوندوں سے وصول کر چکی ہوں یا ابھی قابل وصول ہو۔

(۱۳) مہر قابل ادا ہونے کی صورت میں خاوند کو یہ تحریر شامل وصیت کرنی چاہیئے کہ مجھ پر اتنی رقم اپنی بیوی کے مہر کی واجب الادا ہے۔ میں اس کے حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

قَالَ کَمْ لَبِثْتَ

از مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب ایم ایس سی ماڈل ٹاؤن لاہور

سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۵۹ میں جو اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ سے شروع ہوتی ہے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا ہے جو ایک تباہ شدہ بستی کے پاس سے گذرا تو اسے خیال ہوا کہ اب اس بستی کا دوبارہ زندہ ہونا محال ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے ایک کشف کے ذریعہ اپنی قدرت کا تماشا اسے دکھایا اور بتایا کہ وہ خا در و توانا خدا ہڈیوں پر دوبارہ گوشت پوست چڑھا کر مُردوں میں سے زندہ پیدا کر دیا کرتا ہے۔ اس کشف میں اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو سال کا نظارہ دکھایا جس سے غالباً یہ مراد تھی کہ ایک صدی کے اندر اس مردہ قوم میں دوبارہ زندگی کی لہر دوڑ اُٹھے گی۔ لیکن اس وقت اس آیت کی تفسیر مقصود نہیں بلکہ اس مختصر سے مکالمہ کا ذکر مقصود ہے جو اس آیت میں بیان ہوا ہے۔

اس آیت میں ذکر آتا ہے کہ اللہ نے اس شخص کو موت دی سو سال۔ پھر اسے اٹھایا۔ فرمایا تو کتنا ٹھہرا؟ اُس نے کہا میں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھہرا ہوں۔ فرمایا نہیں بلکہ تو ٹھہرا ہے سو سال۔“

میرا ذہن اس آیت کی طرف آج صبح اُس وقت منتقل ہوا جب پاکستان ٹائمز کے پہلے صفحہ پر روس کے دوسرے خلائی انسان کے بیان کی یہ سرخی میری نظر سے گذری کہ

"I went through 17 days and 17 nights"

یعنی میں سترہ دن اور سترہ راتیں ٹھہرا

اخبار بین حضرات کو معلوم ہے کہ چھ اگست کو روس نے اپنے دوسرے خلائی انسان میجر ٹیٹوف کو ووسٹاک دوم نامی جہاز میں زمین کے گرد خلا میں پرواز کے لئے بھیجا تھا۔ میجر ٹیٹوف کامیابی کیساتھ قریباً پچیس گھنٹے خلا میں رہ کر صحیح سالم واپس زمین پر اتر آئے۔ آٹھ اگست کو روسی اخباری نمائندوں کے سامنے اپنے سفر کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے میجر ٹیٹوف نے وہ الفاظ کہے۔ جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے انہوں نے بتایا کہ اس ۲۵ گھنٹے کی پرواز میں انہوں نے سترہ مرتبہ زمین کا چکر کاٹا۔ اور اتنی مرتبہ ہی سورج کو طلوع اور غروب ہوتے دیکھا۔ گویا اگرچہ خلاء میں اُن کا قیام صرف ایک دن کا تھا قابل لبثت یوماً او بعض یوم۔ لیکن اگر دن سے مراد طلوع اور غروب آفتاب کا درمیانی وقفہ لیا جائے تو اس رنگ میں میجر ٹیٹوف سترہ دن اور سترہ راتیں خلاء میں ٹھہرے قال بل لبثت مائۃ عام۔ کیا عجب کہ کسی وقت مائۃ عام والی بات لفظی صورت میں بھی پوری ہو جائے۔ آخر فرق تو صرف خلائی جہاز کی رفتار ہی ہے نا۔ اگر رفتار مطلوبہ حد تک تیز کر دی جائے جو موجودہ سائنسی ترقی کے پیش نظر ناممکن نہیں تو بل لبثت مائۃ عام لفظاً بھی پورا ہو سکتا ہے ولا یحیطون بشیئٍ من علمہ الّا بما شاء۔ وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض۔

میجر ٹیٹوف اس خلائی پرواز کے دوران آٹھ گھنٹے سوئے اور تین مرتبہ انہوں نے کھانا کھایا جو لسم یتسنّہ کے مطابق بالکل تر و تازہ تھا۔ مستزاد یہ کہ آپ کا گدھا بھی ٹھیک ٹھاک رہا۔ فانظر الیٰ حمارک جیسے ہانکتے ہوئے میجر صاحب واپس زمین پر آ گئے۔

بہرحال یہ ایک ذوقی بات ہے جو میں نے بیان کر دی۔ اس قسم کی تشریحات کو حجت کا رنگ نہیں دینا چاہیئے۔ ایسے ذوقی معاملات میں نہایت احتیاط کی ضرورت ہے۔ بعض دوست ایسے معاملات میں غلو کرتے ہیں۔ میری ناقص رائے میں یہ طریق درست نہیں کیونکہ اس طرح کلام اللہ پر بعض اوقات بے جا اعتراض وارد ہو جاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ وما تشاءون الّا ان یشاء اللہ۔

دورہ انسپکٹران وقف جدید

وقف جدید کے مندرجہ ذیل انسپکٹران بیرونی جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ جماعتوں کے عہدیداران و دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر ان سے تعاون فرمائیں اور وعدہ جات کے حصول اور وصولی میں ان کی امداد فرمائیں جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

صوفی خدا بخش صاحب بی اے۔ لاہور شہر تمام حلقہ جات اور مضافات رامور کے

قصور)

میاں محمد یعقوب صاحب۔ ضلع جھنگ۔ تمام جماعتیں

سلطان احمد مجاہد۔ تحصیل لائلپور تمام دیہاتی جماعتیں۔

لنگرخانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں موصولشدہ صدقات کی رقوم

(از صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگرخانہ - ربوہ)

مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے ماہ جولائی ۱۹۶۱ء میں صدقات کی رقوم لنگرخانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں وصول ہوئی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء و دعا ہے اللہ تعالےٰ ان تمام احباب کے صدقات قبول فرمائے اور ان پر اپنا خاص فضل فرمائے۔

	نام		روپے
(۱)	بیگم صاحبہ نواب محمد عبداللہ خاں صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور بذریعہ نظارت خدمت درویشان	صدقہ	۲۵ — ۰۰
(۲)	ٹھیکیدار محمد الدین صاحب محلہ دارالصدر غربی	″	بکرا ایک عدد
(۳)	شیخ نورالحق صاحب ربوہ	″	۱۰ — ۰۰
(۴)	امۃ المجیب صاحبہ C/O ڈاکٹر ایم عطاء اللہ صاحب راولپنڈی	″	۲۵ — ۰۰
(۵)	حکیم مبارک احمد صاحب ایمن آباد - ضلع گوجرانوالہ	″	۳۰ — ۰۰
(۶)	مسز نذیر احمد صاحب C/O	کوہ نور کالونی راولپنڈی بہ ساکین	۱۰ — ۰۰
(۷)	نصیر احمد صاحب پسر چوہدری ناظر علی صاحب چک ۷۸ لائلپور	صدقہ	۵ — ۰۰
(۸)	بیگم صاحبہ نواب محمد عبداللہ خاں صاحب لاہور بذریعہ نظارت خدمت درویشان - ربوہ	″	۲۵ — ۰۰
(۹)	منور احمد صاحب پسر چوہدری محمد علی خاں صاحب چک ۷۸ لائلپور	″	۱ — ۰۰
(۱۰)	عبدالمجید صاحب بھٹی بذریعہ قاضی محمد عبداللہ صاحب ربوہ	″	۳۰ — ۰۰
(۱۱)	شیخ نورالحق صاحب - ربوہ -	عطیہ	۲ — ۰۰
(۱۲)	ملک رشید احمد صاحب - جودھامل بلڈنگ لاہور	″	۱۰ — ۰۰

شکریہ احباب

خاکسار کے داماد عزیزم شیخ عبداللطیف صاحب مرحوم ابن شیخ عبدالغنی صاحب آف کاکیرا (کیمبل پور) کی ایک حادثہ میں اچانک وفات پر جن عزیزوں - رشتہ داروں اور بزرگوں نے اظہار ہمدردی فرمائی ہے سب کا تہ دل سے شکرگذار ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر و برکت عطا فرمائے - آمین -

افسوس ہے کہ خاکسار بوجہ کمزوری اور پریشانی فرداً فرداً سب کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر رہا ہے۔ عزیز مرحوم اپنے بوڑھے والدین کا ایک ہی بیٹا تھا۔ ۱۲ اگست کو ۵½ بجے شام موٹر کمپنی کی گاڑی درست کرنے کے سلسلہ میں کاکیرا سے چند میل دور ساڑھے ستائیس سال کی عمر میں خود کار کے حادثہ کا شکار ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے پیچھے ایک بیوہ (ہماری بچی عزیزہ امۃ الودود جس کی شادی پر ابھی پانچ سال ہی گزرے تھے) اور تین چھوٹے بچے (دو لڑکے اور ایک لڑکی) یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم ان سب کا ہر آن حافظ و نگہبان رہے۔ اور ان بچوں کی درازیٔ عمر کے ساتھ اقبال مندی اور خدمت اسلام کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین (بشیر احمد بھٹی - احمد کمرشل کالج $\frac{A}{117}$ کشمیری بازار - راولپنڈی)

کبھی نہ بھولئے!

ہر وہ شاخ جس کا اپنے مرکز سے تعلق رہے سرسبز رہتی ہے اور اپنے وقت پر پھل دیتی ہے۔

اخبار الفضل آپ کا اور آپ کی جماعت کا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز سے تعلق قائم رکھنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اسے نہ بھولئے! (مینیجر الفضل)

نظارت تعلیم کی طرف سے ضروری اطلاعات

۱- داخلہ کالج آف اینیمل ہسبنڈری لاہور

سیکنڈ ایئر میں داخلے کے لئے درخواستیں ۲۶/۸/۶۱ تک - انٹرویو ۲۱-۲۲/۸/۶۱ شرط ایف ایس سی (پری میڈیکل) (پ-ٹ ۹/۸/۶۱)

۲- ڈرائنگ ماسٹروں کی ضرورت

گورنمنٹ سروس - تنخواہ ۴۰-۴-۱۰۰-۵-۱۰۵-۷-۱۴۰

شرائط: میٹرک ڈپلومہ ڈرائنگ (دو سالہ کورس سینٹرل ٹریننگ کالج لاہور) یا ڈرائنگ سرٹیفکیٹ میو آرٹس سکول یا میٹرک بمعہ سرٹیفکیٹ کارپنٹری دبلیک سمتھی میو سکول آف آرٹس لاہور

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۳۱/۸/۶۱ تک بنام ڈائریکٹر آف ایجوکیشن لاہور ریجن لاہور (پ-ٹ ۹/۸/۶۱)

۳- انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بنک آف پاکستان

۱- اکاؤنٹنٹس - ۳۵۰-۴۰-۷۴۰-۵۰-۱۰۰۰

۲- اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹس - ۲۵۰-۲۵-۵۰۰-۳۰-۶۵۰

۳- سینئر کلرکس - ۱۲۰-۷½-۱۹۵-۱۰-۲۵۵

۴- جونیئر کلرکس ۸۵-۵-۱۳۰-۷-۲۰۰ گریجوایٹوں کو ۱۵/- سپیشل (½)

۵- ٹائپسٹس - ۱۰۰-۷½-۱۷۵-۱۰-۲۲۵

درخواستیں ۱۵/۸/۶۱ تک بنام سیکرٹری (انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بنک آف پاکستان پوسٹ بکس نمبر ۳۰۱ کراچی ۳) (پ-ٹ ۹/۸/۶۱)

۴- داخلہ ہیلے کالج آف کامرس لاہور

داخلہ پرائمری - انٹرمیڈیٹ و فائینل کلاسز آف پاکستان انڈسٹریل انسٹی ٹیوٹ آف اکاؤنٹنٹس کلاسیں ہیلے کالج آف کامرس میں۔ تفصیلات دفتر کالج سے

شرط: انٹرمیڈیٹ۔ یا میٹرک پانچ سالہ تجربہ والا۔

درخواستیں ۲۵/۸/۶۱ تک بنام پرنسپل - انٹرویو ۲۸/۸/۶۱ (پ-ٹ ۱۰/۸/۶۱)

۵- ڈپلومہ پبلک ہیلتھ کلاس ۶۲-۱۹۶۱ء

شرائط: میڈیکل گریجوایٹ - یک سالہ تجربہ بطور میڈیکل پریکٹیشنر

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۱/۹/۶۱ تک بنام ڈین انسٹی ٹیوٹ آف ہائی جین اینڈ پری وینٹو میڈیسن لاہور۔ فارم داخلہ بمعہ پراسپکٹس موازی تیرہ آنے میں سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس ویسٹ پاکستان لاہور سے۔ (پ-ٹ ۱۰/۸/۶۱)

۶- داخلہ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ سنٹر راولپنڈی

درخواستوں کے لئے تاریخ بعد توسیع ۱۵/۸/۶۱ - انٹرویو ۱۹/۸/۶۱ - ڈے اینڈ نائٹ کلاسز (پ-ٹ ۱۰/۸/۶۱) (ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱- بندہ چند دنوں سے مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ نیز میرے چھوٹے ماموں ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ میری پریشانی دور فرمائے نیز میرے ماموں کی باعزت بریت فرمائے۔ (بشارت احمد ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

۲- میری بڑی بہن شدید طور پر علیل ہیں۔ جسم میں زہر پھیل گیا ہے۔ درویشان قادیان اور جملہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ کریم ہمشیرہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ (محمد ضیاء الحق منٹگمری)

۳- میری بیوی تین ہفتے سے بیمار ہے احباب صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (محمد حسین ڈرگ روڈ بازار کراچی ۲۵)

۴- میرے والد صاحب کی کمر پر پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ بہت بے چینی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالحکیم ایجنٹ اخبار الفضل اوکاڑہ ضلع منٹگمری)

۵- مجلس انصار اللہ دارالرحمت غربی کے ایک رکن حکیم نیاز محمد صاحب دو برس سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ (خاکسار محمد سعید زعیم انصار اللہ)

۶- میرا چھوٹا بھائی عزیزم ملک محمد سلیم چند دنوں سے بیمار ہے احباب عزیز کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (فاطمہ بی بی گجرات)

۷- بندہ چند دنوں سے بیمار ہے درویشان قادیان اور احباب جماعت دعا فرماویں کہ خدا تعالےٰ مجھے شفا بخشے۔ (مشتاق احمد وزیرآباد)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۲۲۹ :- میں اکبری خانم صاحبہ زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالرحمت شرقی ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ :- ۱۰۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور ساڑھے سولہ تولے مالیت ۲۱۲۵/- روپیہ زیور نقرہ چالیس تولے مالیت ۱۰۰/- روپیہ کل میزان بمعہ حق مہر ۳۲۲۵/- روپے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ . . . . اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ٹرانسپورٹ راجپوت سرگودھا میں میری ایک سسر اس کی ماہوار آمد ۱۵۰/- روپیہ ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ حق مہر ایک ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند ہے میرے ذمہ ہے

تفصیل زیور: زیور طلائی چوڑیاں ۶ عدد وزن چار تولے قیمت ۵۲۰/-

زیور طلائی ہار ۱ عدد ” ” ” ۵۲۰/-

زیور طلائی کنگن ۲ عدد وزن چار تولے قیمت	۵۲۰/-
زیور کانٹے ” ۱½ ” ”	۱۹۵/-
انگوٹھیاں ۲ عدد ” ایک تولہ ” ”	۱۳۰/-
بالیاں ۲ عدد ” ” ”	۱۳۰/-
ڈلی سونا ” ” ”	۱۳۰/-
زیور نقرہ ” ۴۰ ” ”	۱۰۰/-
کل میزان	۲۲۲۵
حق مہر	۱۰۰۰
کل میزان	۳۲۲۵

راقم الحروف عبدالستار دہلوی دفتر وصیت ربوہ ولد مہر الدین

الامۃ :- اکبری خانم زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد :- راجہ عبدالوہاب ولد راجہ عبدالسلام کارکن لنگر خانہ ربوہ ۲۲/۲/۶۱

گواہ شد :- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا ۲۲/۲/۶۱

نمبر ۱۶۲۳۰ :- میں ماسٹر ملیح اللہ ولد عبدالغنی مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر تیس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن موضع بمبانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد میں دو مکان ہیں جن کے ہم تین بھائی حصہ دار ہیں۔ ان دونوں مکانوں کی مجموعی قیمت تخمیناً ۹۰۰۰/- روپے ہوگی جس میں سے میرا حصہ قریباً ۳۰۰۰/- روپیہ بنتا ہے۔ میں اپنے حصہ کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ دونوں مکان میرے اپنے گاؤں موضع بمبانوالہ ضلع سیالکوٹ میں واقع ہیں میرا گذارہ موجودہ وقت میں میری ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ ۱۲۰/- روپیہ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان مالک ہوگی۔ اور میرے ورثاء میری اس وصیت کے پابند ہوں گے۔

العبد :- ماسٹر ملیح اللہ ولد عبدالغنی مرحوم موضع بمبانوالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ حال دکان نمبر ۳-۱۲/۱۵ مسجد روڈ کوئٹہ ۱۷/۲/۶۱

گواہ شد :- محمد یسین سیکرٹری تحریک جدید کوئٹہ مکان سی۔ بی۔ ۱۲۵ وحدت کالونی کوئٹہ ۱۷/۲/۶۱

گواہ شد :- سردار احمد ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول کوتوال۔ کوئٹہ ۱۷/۲/۶۱

ولادت

میرے چھوٹے بھائی عزیزم حمید احمد ایگزیکٹو انجینئر الیکٹرسٹی (واپڈا) جہلم کو خدا تعالیٰ نے چھ اگست ۱۹۶۱ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت منشی ظفر احمد رضی اللہ عنہ کپورتھلوی کا پڑپوتا، خان حامد حسین خاں صاحب ہیڈ منشی حال کراچی کا پڑنواسہ اور شیخ محمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ضلع لائلپور کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو باعمر اور خادم دین بنائے۔ آمین

طاہر احمد ظفر لائلپور

درخواست دعا

میری ہمشیرہ امۃ المجیب جو کہ کچھ عرصہ سے بیمار تھی۔ اب احباب و بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل روبہ صحت ہے۔ لیکن ابھی تک بے حد لاغر ہے۔ اس کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین

وسیمہ قدسیہ ملک

بنت ملک صلاح الدین ایم اے قادیان

کامیابی

محترمہ فہمیدہ بیگم میجر عبداللطیف صاحب ملیر کینٹ کراچی خدا تعالیٰ کے فضل سے پنجاب یونیورسٹی کے بی اے کے امتحان میں کامیاب ہوئی ہیں۔ اس خوشی میں انہوں نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے الفضل جاری کرایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ فہمیدہ صاحبہ کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور اس کامیابی کو ان کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

(مینیجر الفضل ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

اعلان

ایک پلاٹ ۲ کنال واقع محلہ دارالصدر غربی نزد کوٹھی حضرت مفتی محمد صادق صاحب مرحوم قابل فروخت ہے۔ اس میں دو کمرے ۱۲×۱۲ اور ایک نلکا لگا ہوا ہے۔ سڑک سامنے ۶۰ فٹ چوڑی ہے۔ پانی میٹھا اور زمین اونچی ہے۔ سامنے کے پلاٹ ۳۰۰۰/- روپے فی کنال فروخت ہوئے ہیں۔ خواہشمند احباب فوری طور پر مجھ سے خط و کتابت کریں۔

عبداللطیف خاں C/o دارالضیافت ربوہ ضلع جھنگ

کتابچہ کیساتھ دوا بھی مفت

مختلف نئی اور پرانی امراض کے لئے ہماری مشہور و معروف مجرب ادویات کے متعلق ہومیوپیتھک ایلوپیتھک اور یونانی معالجین کے علاوہ دیگر مریضوں کی آراء بھی کثرت سے الفضل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ رسالہ "معلومات ہومیوپیتھی" میں ان تمام ادویات کے خواص اور ترکیب استعمال وغیرہ تفصیل سے درج ہے یہ کتابچہ ہر شخص مفت منگوا سکتا ہے۔ حکیم اور ڈاکٹر صاحبان کو پہلی مرتبہ اس رسالہ کے ساتھ "کیور ریڈ" کا نمونہ بھی مفت دیا جاتا ہے تاکہ آئے دن پیدا ہونے والی شدید امراض کے لئے اس دوا کی تاثیر کو آزما کر انہیں ہماری باقی ادویات کے بلند معیار کا بھی اندازہ ہو سکے۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری محمد حسن صاحب افسر مال باختیارات اسپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقعہ موضع پنڈی مدوکی تحصیل جھنگ

اللہ دتہ ولد یاجہ قوم سپرا سکنہ پنڈی مدوکی تحصیل جھنگ بنام مسماۃ رام رتن زوجہ گیان چند گیان چند ولد بہادر۔ کرشن کمار۔ رام سرن پسران رام چند۔ رام پیاری زوجہ سندر لعل۔ رام چند ولد دیوان چند وغیرہ۔ غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ ۱۰۳ کا ½ حصہ بقدر ۶ بیگھ جمعبندی سال ۵۶-۱۹۵۵ء۔ مندرجہ بالا میں مسمات رام رتن وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ اب ترک سکونت کرکے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۳۰/۸/۶۱ کو بوقت ½ ۷ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یک طرفہ کی جاوے گی۔

آج مورخہ ۵/۸/۶۱ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

قابل فروخت

باموقع نہری اراضی تقریباً پانچ سوا ایکڑ نصرت آباد میں متصل احمدیہ اسٹیٹ ریلوے اسٹیشن فضل بھمبرو سے نصف میل پر واقع ہے۔ بہترین پیداوار اور ہر قسم کی فصل ہو سکتی ہے۔ خواہشمند احباب اس پتہ پر رجوع کریں۔

سیٹھ عزیز احمد مختار عام
(نصرت آباد اسٹیٹ فضل بھمبرو۔ سندھ ضلع تھرپارکر)

ولادت

برادرم عزیز شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۷ اگست ۱۹۶۱ء کو پہلا پوتا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پڑپوتا عزیز حمید احمد کا بیٹا اور ارشاد احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے نیز اسے خادم دین اور صاحب علم و دولت بنائے آمین۔

(ہمشیرہ شیخ محمد احمد صاحب مظہر)

کلیم و یونٹ

کی خرید و فروخت کے لئے شاہ اینڈ کمپنی رتن باغ سلیمنٹ بلڈنگ لاہور سے رجوع کریں!

دوائی فضل الٰہی

جس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے
مکمل کورس ۱۶ روپے
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

منظور شدہ، جاری کردہ اور اقراری اصل سرمایہ ۳،۰۰،۰۰،۰۰۰ روپے
اداشدہ سرمایہ ۱،۵۰،۰۰،۰۰۰ روپے
محفوظ رقم
۲،۱۰،۰۰،۰۰۰ روپے
جمع شدہ
۱،۰۸،۰۸،۳۶،۰۰۰ روپے
مورخہ ۳۰-۶-۶۱

۱۷۹ دفاتر
مشرقی اور مغربی پاکستان میں ۱۷۹ شاخیں ذیلی شاخیں اور اجراء کے دفتر ہیں

دنیا بھر میں بینک کاری کا کاروبار
ہر قسم کی بینک کاری کا کاروبار دنیا بھر میں مختلف متعلقہ اداروں کے توسط سے کیا جاتا ہے۔
بیرونی شاخیں:- لندن جدہ ہانگ کانگ کلکتہ بغداد

نیشنل بینک آف پاکستان

(نیشنل بینک آف پاکستان آرڈیننس نمبر ۱۹ ۱۹۴۹ء کے تحت قائم شدہ)

مرکزی دفاتر:- کراچی - لاہور - ڈھاکہ
صدر دفتر:- آئیمائی ہاؤس - وکٹوریہ روڈ - کراچی

united

N B 38/766

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴